کہ اس کا انتظام ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ذریعے ہو۔

ویسے ریڈیو' ٹیلی وژن' اخبارات اور دیگر لٹریچر اس انداز سے بھی عام نہیں کیا جانا چاہیے کہ ایک خوف اور ایک وہم سا لوگوں میں پھیلنے لگے اور حسّاس لوگ نفسیاتی طور پر واقعی مبتلائے مرض نہ ہو جائیں۔ میں نوعمری سے لے کر آج تک مرضِ دل کے حملے کا اندیشہ کرتا رہا ہوں۔ آخر معاملہ اپنی انجانا پر آپہنچا ہے جس کی وجہ وہم نہیں بلکہ عمر کے لحاظ سے کارکردگی اور حساس پن کی زیادتی ہے۔ اور جتنا آرام لیا جانا چاہیے' اس میں مجھے کامیابی نہیں ہو رہی۔ کیونکہ لکھنا پڑھنا ایک عادت نہیں' ایک ایسی لذت بن گیا ہے کہ اس سے نجات نہیں۔

بہرحال ڈاکٹر صاحب کی کتاب بہت سے لوگوں کو حفاظتِ دل میں مدد دے گی۔ البتہ ایک ضروری چیز ڈاکٹر صاحب کی کتاب میں جگہ نہ پاسکی۔ منفی جذبات اور گھٹیا خیالات تیز نفس پرستانہ خواہشات' دل پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں۔ منشیات کو بھی شامل کرلیں۔ اسی طرح اخلاقی لحاظ سے بے اصولی اور بے ضمیری کی زندگی گزارنا اور دوسروں کی خدمت یا ملک و ملت کی بھلائی کے لیے کوئی حصہ ادا نہ کرنا' یہ طرزِ حیات بھی دل پر بوجھ بڑھا دیتا ہے' کیونکہ بہت سے امورِ مسرت سے وہ محروم رہ جاتا ہے۔ ذکر و نماز Tensions کو روکتی ہے' اس وجہ سے دل کا ذریعۂ تحفظ ہے۔ ہمارے مسلمان ڈاکٹروں کو ایسے پہلوؤں کی طرف بھی توجہ دینا چاہیے۔ (ن - ص)

انفاق فی سبیلِ اللہ: ابن عبدالشکور۔ ناشر: دعوت الاسلام سنٹر ۴ ایم' نمبر ۳ اسٹریٹ (نزد بیت المال شادی محل) چار مینار' مسجد روڈ کراس' شیوا جی نگر' بنگلور ۵۶۰۰۵۱۔ انڈیا۔

۹۲ صفحے کا یہ پمفلٹ سادہ و رنگین ورق کے ساتھ صرف آٹھ روپے میں ملتا ہے۔ اس میں ابن عبدالشکور صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق قرآن و حدیث سے اخذ کردہ مقدس کلمات کو نمایاں کیا ہے' آیاتِ قرآنی کی ترجمانی تفہیم القرآن کے مطابق کی گئی ہے۔

دولت اور معیارِ زندگی اور اسرافیات و تعصبات کے بتوں کی پوجا کے اس دور میں موضوعِ انفاق پر لکھنا ضروری تھا۔ زیادہ دولت کسی کے پاس آجائے تو یہ مقصد نہیں کہ وہ خوب کھلے دل سے اپنے مسائل و ضروریات پر اور تقریباً نمائش کاری پر صرف کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ آخرت میں جواب ملے کہ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا۔ (الاحقاف ۴۶ : ۲۰) جائیے آپ لوگ بھی دنیا ہی میں اپنی ساری نعمتیں برت چکے۔ اب یہاں تو ذلت کا عذاب

ہے۔ ایک دولت کمانا ہوتا ہے دین کے لیے اور محتاج و مساکین کی مدد کے لیے' فلاحِ عامہ کی خدمات کے لیے' جہاد کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے۔ یہ عین مطلوب ہے۔ اب مزے اڑانے کے لیے' اچھے پہناوے کے لیے اونچی عمارتیں بنانے کے لیے' صوفوں اور قالینوں سے کوٹھیاں سجانے کے لیے' اعلیٰ درجے کی سواریوں کے لیے' یہ میدان ایسا کھلا ہے کہ اس میں جدھر نظر ڈالو' ضرورتیں ہی ضرورتیں نظر آتی ہیں اور ان ضرورتوں کے لیے قارون کا خزانہ بھی کافی نہیں ہوگا۔ ۵۰ ہزار روپے ماہانہ آمدنی رکھنے والے نے اگر ۲ ہزار روپے راہِ خدا میں خرچ کردیے تو یہ محض اس لیے ہیں کہ اسرافیات و تعیشات کے ہنگاموں کو جاری رکھتے ہوئے کچھ تھوڑا سا نفاق ضمیر کو شور کرنے سے روک دیتا ہے۔ یہ دنیا کی دھوکے کی ٹٹی اور اس میں دولت کی لگی ہوئی خس کا کمال ہے کہ ہر طرف تڑپتے لوگوں' دین کی پامالی اور مسلمانوں کی' حتیٰ کہ پڑوسیوں کی خستہ حالی کے باوجود آدمی توند پر ہاتھ لے کر مزے سے ڈکار لیتا ہے' اور نئی نئی آمدنیوں اور نئے نئے مصارف کے لیے خواب دیکھتا رہتا ہے۔ وہ اپنی ایک دنیوی حیثیت کی حدود تو مستقلاً متعین کردیتا ہے' اس دائرے سے جو مال بچ رہے وہ اللہ کا ہوا۔

اس ذلیل حالت کے لیے انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بھاری اہمیت ہے۔ انفاق' اسراف کا علاج ہے' انفاق دولت پرستی' عیش پرستی' دنیا پرستی اور معیار پرستی کا علاج ہے۔

اب آپ خود ابن عبدالشکور صاحب کی کتاب کے اندر مختلف چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات کے تحت قرآن اور حدیث کے احکام کو پڑھیں۔ ان سے حاصل شدہ اسباق کو نوٹ کریں اور پھر زندگی میں آج ہی سے اس پر عمل شروع کردیں۔ خدا توفیق دے۔ (ن - ص)

آسان ترجمۂ قرآن کریم: مرتبہ: حافظ نذر احمد۔ مسلم اکادمی ۱۸ / ۲۹ محمد نگر' اقبال روڈ' لاہور۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب' سفید کاغذ' ہر پارہ دو رنگا' آرٹ کارڈ کی جلد میں۔ جملہ ۱۳۰۰ صفحات۔ ہدیہ ساڑھے سات روپیہ فی پارہ (اگرچہ لاگت فی پارہ ۹ روپیہ دس پیسہ آتی ہے اور تاجرانہ کمیشن اور طلبہ کے لیے خصوصی رعایت بھی ادارہ کے ذمے ہے)۔ پوری جلد کا ہدیہ اس کارِخیر کے بعض معاونین کے تعاون کی بنا پر صرف ۶۵ روپے رکھا گیا ہے۔

حافظ نذر احمد صاحب کو پاکستان کے دینی حلقوں میں کون نہیں جانتا۔ وہ کئی سال سے عرصہ تاریخ میں ہیں اور یکے بعد دیگرے نئے نئے بھاری کام نکالتے رہتے ہیں اور پھر عزائم کے جو